

158075- مطلق عورت پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کے لیے صاحب فراش شخص سے شادی کرنا چاہتی ہے

سوال

میں نے ایک عالم دین سے دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ آپ کی طلاق رجی نہیں ہے، اور میں اپنی بیوی کو دوبارہ اپنے پاس واپس لانا چاہتا ہوں، اور میری بیوی ایک ایسے شخص سے شادی کرنا چاہتی ہے (جو جماعت کی استطاعت نہیں رکھتا) جو صاحب فراش ہے، اور اس کے بارہ میں ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ وہ چند ایام میں فوت ہو جائیگا یہ سب کچھ اس لیے ہے تا کہ میں اس سے دوبارہ شادی کر سکوں۔

اس کے لیے ممکن ہے کہ وہ صاحب فراش شخص جو موت و حیات کی کشمکش میں ہے کو شادی کرنے کے لیے کچھ رقم بھی ادا کرے، تو کیا میرے لیے اس کی وفات کے بعد اس عورت سے شادی کرنا حلال ہو گا؟

میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں، برائے مہربانی میرا تعاون فرمائیں۔

پسندیدہ جواب

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو وہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿پھر اگر اس کی (تیسری بار) طلاق دے دے تو اس کے لیے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت اس کے سوا کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے، پھر اگر وہ بھی اسے طلاق دے دے تو ان دونوں کو آپس میں لئے (نکاح کرنے) میں کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ یہ جان لیں کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم رکھ سکیں گے، یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں جنہیں وہ جانے والوں کے لیے بیان کر رہا ہے﴾۔ البقرۃ (230)۔

اور اس میں ضروری ہے کہ دوسرانہ اس کے ساتھ جماعت کرے، اور اگر ان دونوں میں جماعت نہیں ہوتا تو پھر وہ عورت اپنے پہلے خاوند کی طرف نہیں لوٹ سکتی، علماء کرام اس پر متفق ہیں، اس کی دلیل درج ذیل حدیث نبوی ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ نے اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے دی، اور اس عورت نے عبد الرحمن بن زبیر سے شادی کر لی اور یہ دعویٰ کیا کہ اس نے اس سے دخول نہیں کیا، اور عبد الرحمن سے طلاق لینا اور اپنے پہلے خاوند کی طرف واپس جانا چاہا، تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

”کیا تم رفاعہ کی طرف واپس جانا چاہتی ہو؟ یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے۔“

صحیح بخاری حدیث نمبر (2639) صحیح مسلم حدیث نمبر (1433)۔

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم:

”ایسا نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے۔“

یہ جماع اور دخول سے کنایہ ہے، جس کی لذت کو شہد اور مٹھاں کی لذت سے تشبیہ دی گئی ہے۔

اور اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ :

تین طلاق والی عورت اپنے مطلق شخص کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر لیتی، اور وہ دوسرਾ شخص اس کے ساتھ وطن کر کے اسے چھوڑ نہیں دیتا، اور عدت گرنے کے بعد وہ پہلے شخص کے لیے جائز و حلال ہوگی۔

لیکن صرف نکاح کر لینے سے ہی وہ پہلے شخص کے لیے جس نے اسے تیسرا طلاق دی ہو حلال نہیں ہوگی۔

سب صحابہ کرام اور تابعین اور ان کے بعد والے سب علماء کرام کا یہی قول ہے، صرف سعید بن مسیب رحمہ اللہ علیہ اس کے قاتل نہیں، ہو سختا ہے ان کے پاس یہ حدیث نہ پہنچی ہو۔" انتہی

ابن قدامہ رحمہ اللہ علیہ کہنا ہے :

"کتاب اللہ میں (تیسرا طلاق کے حلال نہ ہونے) سے جو مراد ہے اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح طور پر بیان کر دینا کہ وہ پہلے خاوند کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ دوسرے خاوند کا ذائقہ و مٹھاں نہ چکھ لے، اس سے ہٹ کر کوئی اور مراد لینا اور کسی اور قول کی طرف جانا جائز نہیں ہے" انتہی
دیکھیں : مفہی ابن قدامہ (10/549).

اور جب دوسرے خاوند کے ساتھ یہ اتفاق ہو کہ وہ پہلے خاوند کے ساتھ نکاح حلال کرنے کے لیے اس عورت سے شادی کریگا، یا پھر دوسرے خاوند بغیر کسی اتفاق کے ایسی نیت رکھتا ہو، نہ تو وہ اس عورت سے نکاح کی رغبت رکھتا ہو اور نہ ہی اس عورت کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہو صرف حلال کی نیت رکھتا ہو تو یہ حلالہ کملاتا ہے، اور اس عمل پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

اور اس کے ساتھ وہ عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی کیونکہ یہ نکاح ہی حرام ہے، چاہے دوسرے خاوند نے اس عورت کے ساتھ جماع بھی کریا ہو۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں :

"عام اہل علم کے قول کے مطابق نکاح حلالہ حرام اور باطل ہے،... لہذا اگر عقد نکاح سے پہلے حلالہ کی شرط رکھی گئی ہو چاہے اسے نکاح کرتے وقت ذکر نہ کرے، یا پھر بغیر کسی شرط کے حلالہ کی نیت کی گئی ہو تو یہ نکاح ہی باطل ہوگا" انتہی مختصر
دیکھیں : المفہی ابن قدامہ (10/49-51).

اس لیے جب صرف عورت کی جانب سے نکاح حلالہ کی نیت پائی جائے، اور دوسرے خاوند کے ساتھ اس پر اتفاق نہ ہو اور نہ ہی حلالہ کی نیت کی گئی ہو تو نکاح صحیح ہوگا، اور اس سے پہلے خاوند کے ساتھ حلال ہو جائیگی، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر دوسرے خاوند نے عورت سے دخول کیا اور پھر ابھی مرضی سے طلاق دی یا پھر مر گیا تو یہ چیز عورت کو نفخان نہیں دے گی۔

اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (159041) کے جواب میں گورچاک ہے آپ اس کا مطالعہ کریں۔

لیکن اس عورت کا اس شخص کو مال ادا کرنا کہ وہ اس عقد نکاح پر راضی ہو جائے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس حلال کی نیت کا علم ہے، اور اصل میں وہ شخص نکاح کی رغبت ہی نہیں رکھتا؛ تو اس طرح یہ اس ساند کی طرح ہو گا جو عاریتیاً گیا ہو، جو طلاق یافہ خاوند اور بیوی کے درمیان دخول کر رہا ہے، تاکہ وہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (76324) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔